

299/R0P

# انوارِ خطِ روشن

۱۴۲۳ھ

مجموعۂ حمد و نعت



پروفیسر ڈاکٹر محمد علی اثر

43

1-03

ناشر

نشاط پبلشرز

500002-20-4-226/9 محبوب چوک، حیدرآباد۔

## جملہ حقوق بحق ڈاکٹر راحت سلطانہ محفوظ

نام کتاب	:	انوار خط روشن
مصنف	:	پروفیسر محمد علی آثر
سال اشاعت	:	۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
تعداد اشاعت	:	۷۸۶
کمپوزنگ	:	ممتاز کمپیوٹرس، 866-3-20، رحیم منزل، شاہ گنج، حیدرآباد-2 فون: 4577739
سرورق	:	سلام خوش نویس
طباعت	:	عائش آفسٹ پرنٹرس، متصل مسجد رضیہ روبرو فائر اسٹیشن، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۳۶
ہدیہ	:	۵۰ روپے عام ایڈیشن، ۶۵ روپے لائبریری ایڈیشن
ناشر	:	نشاط پبلشرز- 20-4-226/9 محبوب چوک حیدرآباد 500002

**ANWAR-E-KHAT-E-RAOSHAN**

BY

**PROF. MOHD. ALI ASAR**

**PRICE RS. 65/-**

**NISHATH PUBLISHERS**

**20-4-226/9, MEHBOOB CHOWK,**

**HYDERABAD 500002**

- فکر جمیل : مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین حسینی قادری رضوی شرفی ۷
- چراغِ حرفِ حمد و نعت : علامہ شارق جمال ۱۳

## باب حمد

- ☆ زمیں سے تابہ فلک ہیں عنایتیں کیا کیا ۱۵
- ☆ اُسی نے ہم پہ اتاری ہیں رحمتیں کیا کیا ۱۷
- ☆ یہ مرا جسم اور جاں تجھ سے ۲۰

## حمدیہ ماہیے

## حمدیہ ثلاثیاں

- ۴۳
- ۲۸
- باب نعت
- ☆ نعت کہنے کا سلیقہ ہو عطا ۲۹
- ☆ میں ہوں ٹوٹا ہوا سلسلہ یابی ۳۲
- ☆ جود و سخا سے صدق و صفا سے جڑے ہوے ۳۴
- ☆ تیرگی میں کتنے ہی آفتاب اُبھر آئے ۳۶

- ☆ ہے خدا بھی فدا محمدؐ کا ۳۷
- ☆ نجوم و مہر و مہ کیا ہیں فقط جلوے محمدؐ کے ۳۹
- ☆ جب سے نبیؐ کا کام وظیفے میں آ گیا ۴۱
- ☆ خدا کے نور سے ہیں سید الوریٰ روشن ۴۳
- ☆ ذہن و دل میں اُجالا اترنے لگا ۴۵
- ☆ ہے مجھ پہ آپؐ کا احسان اور کرم شاپا ۴۸
- ☆ کسی جہاں میں محمدؐ سا بکمال نہیں ۵۰

نعتیہ ماہیے

نعتیہ ثلاثیاں

نعتیہ قطعات

۶۰ تمہیں ہو ہر اک جہاں کے سرور درود تم پر سلام تم پر

۸۰ قطعة تاریخ تصنیف "انوارِ حُطّٰی روشن" از علامہ شارق جمال



انتساب

والد گرامی حکیم شیخ محبوب صاحب مرحوم کے نام

محمد علی اثر

زباں ملی ہے مجھے حمد کبریا کے لیے  
سخن ملا ہے فقط نعتِ مصطفیٰ کے لیے

اثر

# ہدیہ تشکر و امتنان

اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس ہیچ مدان کو اپنی حمدیہ و نعتیہ شاعری پر مشتمل ایک اور گلدستے ”انوارِ خطِ روشن“ کی اشاعت کا موقع عنایت فرمایا۔

میں برادر محترم حضرت سید شاہ محمد جمیل الدین حسینی قادری رضوی شرفی صاحب سجادہ نشین بارگاہ شرفی چمن سبزی منڈی حیدر آباد کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ موصوف نے اپنی شبانہ روز مصروفیات سے وقت نکال کر نہ صرف اس ناچیز کی تصانیف اور پیش نظر مجموعہ حمد و نعت کے مسودے کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا اور اپنے گراں قدر تاثرات سے سرفراز کیا فرمایا بلکہ احقر کی ہمت افزائی بھی کی۔

ممتاز ماہر عروض اور بلند پایہ شاعر علامہ شارق جمال کا بھی ممنون کرم ہوں جنہوں نے اس مجموعہ کلام پر اپنے تاثرات تحریر کرنے کی زحمت گوارا کی اور قطعہ تاریخ و مادہ ہائے تاریخ سے بھی نوازا۔

میں اپنے عزیز دوست اور اس کتاب کے محرک ڈاکٹر فاروق شکیل کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے نہ صرف اس کی ترتیب و تزئین میں مفید مشورے دیئے بلکہ اس مجموعہ کلام کا تاریخی نام بھی تجویز فرمایا۔

مولانا ڈاکٹر راہی فدائی، مولانا محمد عبدالحلیم، سید عبدالسلام شکیل، قاضی اسد ثنائی، سردار سلیم اور محمد ذکی الدین لیاقت سے بھی اظہارِ ممنونیت ضروری ہے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے مختلف مرحلوں میں میرے ساتھ تعاون کیا۔

کسی بھی کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں پروف ریڈنگ ایک صبر آزما کام ہوتا ہے۔ ”انوارِ خطِ روشن“ کی پروف ریڈنگ کا کام میری شریک حیات ڈاکٹر راحت سلطانہ نے بڑی توجہ سے انجام دیا ہے۔ تاہم ان سے جو تعلق خاطر ہے اس کی بنا پر شکرا ادا کرنا محض ایک رسمی بات ہوگی۔

محمد علی اثر

# فکرِ جمیل

نعت وہ روشن لفظ ہے جس کے سنتے ہی ذہن کے گوشوں میں سراپائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس اجالا پھیل جاتا ہے اور دل و دماغ انبساطِ عقیدت و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ اور خیالات بلا توقف ۱۴ صدیوں کا فاصلہ پھلانگ کر شہرِ مدینہ کی مہکتی ہوئی گلیوں میں گھومنے لگ جاتے ہیں اور وہاں کے مناظر تصور کی آنکھوں میں پھرتے ہوئے عاشقِ رسولؐ کو، قدم رسولؐ پر جھکا دیتے ہیں۔

نعت گوئی ایک ایسا مشغلہ ہے جو ہر سوجھ بوجھ رکھنے والے امتی کو اپنے آقاؐ کی محبت سے سرشار کر کے یا ایہا الذین امنوا استجیبوا الی اللہ ورسولہ اذا دعاکم (اے ایمان والو! ڈرور جوع ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف جب وہ تمہیں بلائیں) کے مفہوم کا عملی فریضہ ادا کرنے کا پیغام دیتا ہے۔ نعت کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی قدامت لولاک لما خلقت الافلاک کی ہے۔ عرش و کرسی کی تاریخ اور کن فیکون کی تاریخی قدامت اس کی گواہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو عالم دنیا میں بینائی عرش پر لکھی ہوئی تحریر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ دیکھنے کے لئے عطا ہوئی۔ ”نہیں کوئی معبود سواۓ اللہ کے (اور) محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔“ حضور اکرمؐ کی رسالت گویا توصیفِ محمدیؐ ہے جو نعت کی تعریف میں آتی ہے۔ اسی نعت کے وسیلے سے حضرت آدمؑ نے اپنی دعاؤں اور مرادوں کا ثمرہ پایا، دنیوی زندگی کے وسائل پائے۔ یعنی نعت (توصیفِ محمدیؐ) نے حضرت آدمؑ کو مشکلات سے نجات دلائی۔ حضرت آدمؑ کا محمد الرسول اللہ کہنا یعنی حضور اکرمؐ کو رسول مان لینا اور اس کا واسطہ دینا باعثِ نجات بنا۔ اللہم صل علی محمد وبارک وسلم پھر اس کے ساتھ دنیا کے تمام معاملات میں وصفِ محمدیؐ کا عمل دخل، تمام پیغمبروں علیہم السلام کو بشارتیں، تمام صحائف میں اذکار و اوصاف، نعت ہی کا ثبوت بنتے ہیں اور اس کے وسیلہ نجات ہونے کا بھی ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ صحائف تو صحائف ہیں خود کلامِ مجید فرقانِ حمید بھی خاص الخاص نعت کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ نعت سنت اللہ ہے۔ اللہ جل جلالہ کے طریقے میں شامل ہے۔ اور جو اللہ کے طریقے میں شامل ہے وہ وسیلہ نجات ہے یہ تو عالم بالا کا طریق کار ہے۔ عالم بالا کے طریق کار کی پیروی کرنا عالم زیریں کا فرض بنتا ہے۔ اسی لئے محبوب رب العالمین ہی نے نعت کا اہتمام کرنے والے کی پذیرائی فرمائی۔ نعت کہنے والے کو منبر تک سرفراز فرمایا۔ اپنی منزل والی چادریں بھی سرفراز فرمائیں۔ سرفرازی محبوب رب العالمین نجات اور بخشش کے سوا کیا ہے۔ محبوب رب العالمین کی عطا

دنوی و اخروی خزانہ ہے۔ اللہم صل علی سیدنا مولانا محمد و بارک وسلم۔ نعت گوئی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدگی کی سند حاصل ہے۔ ورنہ خود حکم دے کر منع فرمادیتے منبر اور چادر کی نوازش نہ ہوتی۔

میں اپنے قلم کو اختصار کا رخ دیتے ہوئے اردو کے ممتاز محقق، دکنی ادب کے ماہر اور بلند پایہ شاعر پروفیسر محمد علی اثر کی نعتیہ شاعری کی طرف موڑتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ڈاکٹر صاحب موصوف میرے بچپن کے ہم مکتب ہیں اور مدرسہ وسطانیہ اردو شریف حیدر آباد کی طلباء یونین کے وہ معتمد اور ناچیز نائب معتمد تھا۔ یہ تقریباً ۳۵ سال پرانی بات ہے۔ زمانے کے الٹ پھیر اور وقت کے تقاضوں سے کیا کیا کچھ نہیں ہوا۔ بہر حال قدرت کو ملانا تھا۔ ۱۹۹۸ء کے دوران اردو گھر مغل پورہ حیدر آباد میں زاویہ قادریہ کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب شاید علیم صبا نویدی کی کتاب ”شمس ناؤو کے مشاہیر ادب“ کی رسم اجراء کے موقع پر ان سے ملاقات ہوئی جہاں انہوں نے اپنا مقالہ بھی پڑھا تھا اور مشاعرے میں نعت بھی سنائی تھی۔ ان کی تحریر اور تخلیق دونوں نے مجھے متاثر کیا۔ پھر وہ اپنے بہت سے رشحات قلم اپنے دوستوں کے ذریعے مطالعے کے لیے بھجواتے رہے۔ حال ہی میں مولانا سید شاہ ظہور الحق صاحب کے مکان (چادر گھاٹ، حیدر آباد) میں مجلس احباب طریقت کی جانب سے ایک مخصوص محفل نعت ترتیب دی گئی تھی۔ اتفاقاً وہاں پھر ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۲ء کی دوپہر جب میں اپنے کام میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بجی میں نے رسیور اٹھایا آواز آئی ”السلام علیکم میں محمد علی اثر بول رہا ہوں مجھے مولانا جمیل صاحب سے بات کرنا ہے“۔ غیر متوقع کال تھا چونکہ تو نہیں بڑی مسرت کے ساتھ وعلیکم السلام کہا۔ خیر خیریت کی دریافت کے بعد انہوں نے کہا ”ایک تکلیف دے رہا ہوں، قاضی اسد ثنائی آئیں گے میں ان کے ذریعے اپنی تازہ نعتوں کا مسودہ بھجوا رہا ہوں۔ آپ اس پر اپنے تاثرات تحریر فرمائیں“۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا سوائے ہاں کرنے کے۔ سوچ میں پڑ گیا کہ میں اثر صاحب کو کیسے یاد آ گیا؟ کچھ دیر بعد ہی باب الداخلہ پر قاضی اسد ثنائی نمودار ہوئے۔ میرے مرحوم دوست مولانا قاری انصار علی قریشی کے فرزند اکبر ہیں۔ قاضی صاحب آتے آتے دروازے پر رک گئے اور پیچھے کی جانب مڑ کر اور کسی کو بلارہے تھے۔ ”آئیے حضرت موجود ہیں“۔ اتنے میں ان کے پیچھے سے ایک اور وضع دار شخصیت نمودار ہوئی یہ مولانا ڈاکٹر راہی فدائی تھے۔ دونوں کو اٹھ کر لینا پڑا۔ پہلے ہی سے بہت سے لوگ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کو اپنے پہلو میں جگہ بنا کر بٹھایا۔ مولانا راہی فدائی کی بارعب شخصیت سے پورا مجمع متاثر تھا۔ سب خاموش بیٹھے رہے۔ دو چار منٹ کی خاموشی کے بعد میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب اور قاضی صاحب عجلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور لوگوں کو دیکھ کر اپنی بات بتانے سے جھجھک رہے ہیں۔ میں نے سکوت توڑا تو قاضی صاحب نے دریافت کیا کہ کیا ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب کا فون آیا تھا۔ میں نے کہا ہاں ابھی آیا تھا۔ تب انہوں نے

ایک بستہ میرے آگے بڑھایا میں نے اسے بازو میں رکھ لیا۔ چائے نوشی کے بعد بغیر کسی گفت و شنید کے دونوں حضرات واپس ہو گئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ جب قاضی صاحب نے مجھے کتابوں کا بستہ دیا تو اس وقت بہت سے لوگ موجود تھے۔ اُن میں سے کسی نے سمجھا ہوگا کہ قاضی صاحب بستہ میں مصری بادام یا کسی محفل عقد کا کوئی خاص تحفہ رکھ کر گئے ہیں اور کچھ ہی دیر بعد بستہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ مجھے پتہ بھی نہ چلا! رات میں فرصت کے وقت تلاش کیا گھر کے سب افراد سے دریافت کر لیا مگر کسی کو بھی پتہ نہ تھا کہ کیا ہوا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں۔ پھر وہی اتفاق..... عجیب اتفاق!! چوتھے پایا نچویں دن جب میں اپنی نشست گاہ پر آیا تو بڑے اہتمام کے ساتھ بستہ موجود ہے۔ آنکھیں کھل گئیں حیرت درحیرت یہ گم ہونا کیسا اور اس کا مل جانا کیسا؟ خیر یہ تو سب کرشمہ ہے نعت نبیؐ کا۔ آقاؐ نے دو جہاں نے مجھے رسوائی سے بچا لیا۔

اسی رات بستہ کو کھولا۔ ایک لفافہ اور اس کے ساتھ دو کتابیں ”مقالات اثر“ اور ”نوادرات تحقیق“ تھیں۔ الحمد للہ کتابیں دیکھ کر طبیعت باغ باغ اور نیند کا فور ہو گئی۔ تحقیقی و تنقیدی مضامین کو بغور پڑھتا رہا یہاں تک کہ اذان فجر کی آواز گونج اٹھی۔ مسجد جانے تک تحریر کے اسلوب، روانی اور تبحر علمی کے اثرات ذہن پر مرتب رہے۔ ڈاکٹر صاحب جس طرح شاعری میں دست رس رکھتے ہیں اسی طرح نثر نگاری میں بھی یدِ طولیٰ کے مالک ہیں۔ حمد و نعت کے مسودے پر نظر دوڑانے کا موقع ملا۔ پہلے چند حمد یہ نظمیں ہیں بعد میں غزل کی ہئیت میں چند نعتیں اس کے بعد حمد یہ و نعتیہ ماہیے، ثلاثیاں اور قطعات اور پھر ۹۲ اشعار والی نعت سب سے آخر میں۔

حمد خداوندی بندے کے لئے ایک لازمی عمل ہے۔ حمد بجالانے کے لئے زمین آسمان کے قلابے بھی اگر بندہ ملا دیتا ہے تو بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ رب تبارک تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قل لو كان البحر ممدادًا لكلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربی ولو جئنا بمثلہ ممدادًا (کہف)۔

”اگر سارے سمندر بھی روشنائی بن جائیں اور اس سے حمد لکھی جائے تب بھی حمد کا حق ادا نہ ہو سکے گا سمندر سوکھ جائے گا باوجودیکہ دوسرا سمندر بھی فراہم کر دیا جائے“۔ (مفہوم)

لیکن اس کے باوجود بندے کا حق ہے کہ وہ حمد بیان کرے۔ حمد میں دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے صفاتِ جمالیہ و کمالیہ کی تعریف اپنی بے بس زبان سے بیان کرے۔ دوسرا طریقہ مناجات ہے یعنی اللہ کی مہربانیوں کو یاد کرتے ہوئے التجائیں کی جائیں اور اپنی عاجزی کا اظہار کیا جائے۔

پیش نظر مجموعہ کلام میں حمد بیان کرنے کے دونوں طریقے موجود ہیں۔ قاری کو دونوں کیفیات کا حظ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی قادر الکلامی کی علامت ہے۔ ان کی حمد یہ نظموں میں،

اوصافِ الہی کے اظہار میں مطلع سے مقطع تک کہیں جھول نظر نہیں آتا۔

زمیں سے تا بہ فلک ہیں عنایتیں کیا کیا      محیط کون و مکاں پر ہیں نعمتیں کیا کیا  
وہی رحیم بھی رحمن بھی کریم بھی ہے      ہمارے حق میں اتاری ہیں آیتیں کیا کیا  
ان اشعار کی ردیف ”کیا کیا“، ”فبائی الاء ربکما تکذبان“ کی گونج اور تاثیر سے مملو ہے۔  
”کیا کیا“ کی ردیف میں اثر صاحب نے ۲۴ اشعار پر مشتمل دو جہدیں لکھیں ہیں۔ تیسری جہد بھی  
زبان و بیان کے ساتھ ساتھ ہمہ تن بندگی و خود سپردگی کی نمائندگی کرتی ہے۔

لا مکاں پر ترا تصرف ہے      اور سارے زماں مکاں تجھ سے  
رحم فرما زمین والوں پر      شش جہت ہفت آسماں تجھ سے  
اس مجموعہ کلام کی پہلی نعت رسول کریم کے دربار میں نعت کی نعت ہے التجا کی التجا۔

نور بھر دیجئے مرے اشعار میں      ہے اثر کی بس یہی اک التجا  
اور پھر اس کے بعد غزل کی ہیئت میں کہی گئی نعتوں کا ایک سلسلہ ہے ان تمام نعتوں میں شاعر کی  
وارثگی عشق، بارگاہِ رسالت میں حاضر خدمت ہے۔ حضور اکرم کو حاضر ناظر جان کر محمد علی اثر  
آپ سے مخاطب ہیں۔

آپ ہیں محترم آپ ہیں مختتم      آپ برتر ہیں بعد از خدا یا نبی  
اثر صاحب قابلِ صدمبار کباد ہیں کہ انہوں نے اپنے آقا کی حیات کو ابدی جانا اور ۱۴ صدیوں کے  
زمانی فاصلے سے دکن میں رہ کر مخاطب کیا۔ جزاک اللہ وہ سچے عاشق رسول ہیں انہوں نے آقا کے  
مدینہ کو ہزار زاویے سے سوچا ہے، دیکھا ہے اور مانا ہے۔ ان کا یہ شعر اس قول کی تصدیق کرتا ہے۔  
جود و سخا سے صدق و صفا سے جڑے ہوئے      ان کے طفیل ہم ہیں خدا سے جڑے ہوئے  
آقا ہمیں بھی در پہ بلائیں گے ایک روز      اس آس میں ہیں صبر و رضا سے جڑے ہوئے  
اس نعت کی ردیف ”جڑے ہوئے“ ایک انوکھا اور اچھوتا انداز رکھتی ہے۔ یہ شاعر کی ذہنی ایج ہے۔  
ڈاکٹر محمد علی اثر کا ایک شعر ہر مومن کے دل کی صدا ہے اور ہر مومن کی آرزو کی ترجمانی کرتا ہے۔

یا نبی بلا لیجئے اس طرح مدینے کو      زندگی ادھر گزرے موت بھی ادھر آئے  
یہ تصوراتی دنیا کا کمال ہے اور ڈاکٹر اثر کی تصوراتی دنیا اتنی وسیع ہے کہ ہر زمانے کا احاطہ کر لیتی ہے اور  
عاشقان و فدائیانِ رسول مقبول آنحضرت کے عالی مرتبت نقشِ پا کو چومنے کی دلی تمنا رکھتے ہیں۔

ہر زمانے کی آنکھ نے چوما      جب ملا نقشِ پا محمد کا  
عشق کی ایک منزل آنسو بہانے کی ہوتی ہے اور یہ آنسو بہانا محض اپنی بے بسی کو ظاہر کرنا نہیں ہوتا  
بلکہ اپنے اضطراب کو آخری حد تک پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔

فراقِ عشق احمدؑ میں ہوئی ہیں با وضو آنکھیں الہی اب تو دکھلا دے مجھے جلوے محمدؐ کے  
 ڈاکٹر محمد علی آثر کی نعتوں میں ایک خاص حسن ترتیب ہے۔ ہر نعت سراپاے رسولؐ کا ایک آئینہ  
 ہے۔ عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔ سیرتِ پاکؐ کے پہلو بھی ہیں، معجزات بھی ہیں اور تاریخ اسلام  
 کے واقعات کا تذکرہ بھی۔

خدا کے نور سے ہیں سید الوریؑ روشن ازل سے تا بہ ابد ان کا سلسلہ روشن  
 نادر زمینوں میں نعت گوئی عطاے رسولؐ کے سوا کچھ نہیں یہ آثر صاحب کی وابستگی رسولؐ اور خود  
 سپردگی ہی کا حصہ ہے۔ ”سید الوریؑ“ کی ترکیب آثر صاحب کے وسعت علم کی غماز ہے۔  
 میں غلام محمدؑ ہوں ایسا آثر جس پہ آقاؐ کا لطف و کرم ہے سدا  
 اور اسی لطف و کرم کا یہ بھی اثر ہم نے دیکھا کہ ان پر نعت کہنے کے لیے نئی جہتیں بھی منکشف ہوئی  
 ہیں۔ انہوں نے غزل کی ہیئت اور قطعات کے علاوہ ”ماہیا“ اور ”ثلاثی“ کی شکل میں بھی حمد و  
 نعت کے نمونے پیش کیے ہیں۔

ماہیے اور ثلاثی کی ترکیب خوب ہے۔ دونوں اصناف میں تین ہی مصرعے ہوتے ہیں۔  
 نظم کا پہلا اور تیسرا مصرع ہم قافیہ وہم ردیف ہوتا ہے۔ اور بیچ کا مصرع آزاد مگر دونوں مصرعوں  
 سے متصل۔ چاہے پہلے مصرع کے ساتھ جوڑ کر پڑھئے پورا مطلب۔ چاہے تیسرے مصرع کے  
 ساتھ جوڑ کر پڑھئے مکمل شعر کا مطلب دونوں طرف سے صد فیصد۔  
 ماہیا (حمد):

تو سب کا سہارا ہے

تو نے کیا پیدا

تو مارنے والا ہے

تو سب کا سہارا ہے: تو نے کیا پیدا..... مکمل مطلب دیتا ہے۔

تو نے کیا پیدا: تو مارنے والا ہے..... مکمل مفہوم۔

اس جدت طراز لئے میں ان کے تمام حمدیہ اور نعتیہ ماہیے خوب بہت خوب ہیں اور یہی حال  
 ثلاثیوں کا ہے۔

ثلاثی (حمدیہ):

تیرا مسکن کہاں نہیں مولا

دور رہتا نہیں تو بندوں سے

تو ہے شہہ رگ سے بھی قریں مولا

”انوارِ خطِ روشن“ کے آخر میں محمد علی اثر صاحب نے ۹۲ اشعار پر مشتمل وہ نعت پاک شامل کی ہے جس کی ردیف ”درود تم پر سلام تم پر“ نہایت رواں اور بولتی ہوئی ہے۔ یہ نعت سلام کے طور پر بھی پیش کی جاسکتی ہے۔ ابتدائی دور سے آج تک ”لاکھوں سلام“ اور سلام سے متعلق الفاظ کی بیشی کے ساتھ ردیف بنا کر کہے جا چکے ہیں اور آئندہ بھی کہے جائیں گے لیکن ڈاکٹر اثر کا اسلوب ان کا اپنا اسلوب ہے۔ اس نعت میں انہوں نے نعت اور سلام کی پوری دنیا کو یکجا کر دیا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اس کا اجر ان کو عقبی کے علاوہ اسی دنیا میں نہ ملے۔ ایک شعر میں تو دین کے پورے اصول جمع نظر آتے ہیں۔

خدا کی وحدت، نبی کی طاعت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج  
 کہا ہے تم نے ”ہے فرض تم پر“ درود تم پر سلام تم پر  
 ثانی مصرع میں ”ہے فرض تم پر“ کہہ کر شاعر نے کمال کر دیا۔ ان الفاظ کو واوین میں رکھنے سے تم کی ضمیر کا مرجع امت ہے۔ اگر اس کو بغیر واوین کے رواں پڑھا جائے تو تم کی ضمیر رسول کریم کی طرف رجوع ہوگی اور مزے کی بات یہ ہے کہ دین کے اصول رسول پر بھی فرض ہیں۔ ڈاکٹر اثر کا یہ شعر عاشقانِ زار کے لئے مژدہ سرور و سرشاری ہے۔ عاشقانِ رسول سردھنتے جائیں گے اور گنگناتے جائیں گے۔

خدا کی وحدت، نبی کی طاعت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج  
 کہا ہے تم نے ”ہے فرض تم پر“ درود تم پر سلام تم پر  
 لفظ نعت کے ساتھ ہماری دیوانگی کا عالم جڑا ہوا ہے۔ پتہ نہیں جنون میں لکھا گیا کیا کیا۔ سچ بات تو یہ ہے کہ محمد علی اثر نے جس وابستگی کے ساتھ نعت کہی ہے اس کی ترجمانی کا ایک ہزار واں حصہ بھی دا نہیں ہوا۔ اثر صاحب کی نعت پاک کا سرمایہ عشقِ رسولِ محترم و محترم کے پر نور سراپے کی جھلک لیے منظر عام پر آ رہا ہے۔ خدا سے امید ہے کہ عوام و خواص اس کو بہ نظر استحسان ہی نہیں بہ چشم عقیدت اپنی پلکوں سے چومیں گے۔

آخر میں اثر صاحب سے میری خواہش ہے کہ جس طرح انہوں نے ۹۲ اشعار پر مشتمل نعتِ رسولِ خدا کہی ہے اسی طرح حمد باری تعالیٰ کے بھی ۶۶ اشعار لکھیں اور اس سے اپنے اگلے مجموعہ کلام کو زینت بخشیں۔

مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین حسینی رضوی قادری شرفی  
 (سجادہ نشین بارگاہِ شرفی چمن سبزی منڈی، حیدر آباد)



## چراغِ حرفِ حمد و نعت

پروفیسر محمد علی آثر اردو کے معروف محقق، نقاد اور شاعر ہیں۔ دکنی ادب کی تحقیق سے متعلق آپ نے کئی اہم کام انجام دیے ہیں۔ اس لئے انھیں ماہر دکنیات کہا جاتا ہے۔ کئی اہم کتابوں کی تدوین کے ساتھ ساتھ آپ اپنی تحقیقی کتابیں بھی ۱۹۷۷ء سے شائع کرتے آئے ہیں۔ ان کی تحقیقی کارکردگی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ تحقیق کے ساتھ ساتھ انہوں نے شعری ادب کی تخلیق پر بھی نظر رکھی ہے اور تین شعری مجموعے دنیا بھر میں شائع ہوئے ہیں۔ ”انورِ اخطِ روشن“ ڈاکٹر آثر کا مجموعہ حمد و نعت ہے اس میں کچھ حمدیں اور نعتیں غزل کے عروضی فارم میں ہیں اور کچھ حمدیہ اور نعتیہ کلام ”ماہیا“ اور ”ثلاثی“ کی ہیئت میں ہے۔ آخری صفحات پر ایک طویل نعتیہ نظم بھی موجود ہے۔

حمدیہ شاعری میں جہاں ڈاکٹر صاحب کے قلم نثار قلم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی بیان کی ہے وہیں سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے اور برائیوں سے بچنے کی دعائیں بھی مانگی ہیں۔

وہی رحیم بھی رحمان بھی کریم بھی ہے ہمارے حق میں اتاری ہیں آیتیں کیا کیا  
آثر اسی سے منور ہیں جسم و جاں میرے بصیرتیں بھی ہیں کیا کیا بصارتیں کیا کیا  
رحم فرما زمین والوں پر شش جہت ہفت آسماں تجھ سے  
آدمیت کی سرفرازی ہو ابن آدم ہے صوفشاں تجھ سے  
نعتیہ شاعری میں سرورِ کونین، فخرِ رسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کا انداز ملاحظہ ہو۔  
روش روش ہے منور جہاں جہاں جاؤں قدم قدم پہ چراغِ آپ نے کیا روشن  
نہیں تخصیص کوئی رنگ و نسل و ملک و مذہب کی کھلے ہیں ہر بشر کے واسطے رستے محمدؐ کے  
مدح رسولِ انام کے ساتھ اس طرح کے شعر بھی آپ نے اس مجموعے میں شامل کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ ہم ہیں دامنِ رسولِ خدا سے جڑے ہوئے  
ہم پر بڑا کرم ہے یہ پروردگار کا ذکر رسولِ پاک جو ورثے میں آ گیا  
اس نوع کے اور دیگر موضوعات کے بھی نعتیہ اشعار آپ نے خوب کہے ہیں۔ غزل کی ہیئت کے علاوہ  
”ماہی“ اور ”ثلاثی“ کے عروضی فارم میں بھی آپ نے حمدیہ اور نعتیہ شاعری کی ہے۔ حمدیہ ماہیوں میں  
اللہ جل جلالہ کی ثنا اس طرح بیان کی ہے۔

اکبر ہے تو عامر ہے

ذات تری اعلیٰ

ہر چیز پہ قادر ہے

حمدیہ ثلاثی میں مولائے کریم معبودِ حقیقی کی تعریف کا انداز ملاحظہ فرمائیں۔

تیرا جلوہ ہے چار سو سائیں

پھول میں، چاند میں، ستاروں میں

ذّرے ذّرے میں تو ہی تو سائیں

نعتیہ ماہیہ میں مدحتِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تین مصرعوں میں اس طرح بیان کی ہے۔

احمد بھی ہیں حامد بھی

نور کا پیکر ہیں

عابد بھی ہیں ساجد بھی

حمدیہ اور نعتیہ ماہیوں کے لئے محمد علی اثر نے دوسرے شاعروں کی طرح کئی اوزان کا انتخاب نہیں کیا ہے

بلکہ آج کے صاحبِ الرائے اہل قلم اور ماہیہ گو نے جس وزن پر اتفاق کیا ہے یعنی۔

مفعول مفاعیلین

فاع مفاعیلین

مفعول مفاعیلین

ڈاکٹر صاحب نے بھی اسی وزن و ارکان میں تمام ماہیہ تخلیق کیے ہیں۔ انہوں نے جس طرح نثر میں اپنے قلم کی سحر کاری سے تحقیق کے باب میں کام لیا ہے اسی طرح حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں بھی اپنی رواں دواں شعر گوئی کے جوہر دکھائے ہیں۔ آپ کی یہ شعری تخلیقات نہایت آسان زبان میں ہیں۔ ثقیل لفظوں اور دقیق مرکب الفاظ سے پرہیز کیا ہے۔ ایک طرح سے آپ نے سہل ممتنع میں شعر کہنے کی کوشش کی ہے۔ حمدیہ شاعری میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا بیان اس کے علوی مرتبے کے مطابق ہے اور نعتیہ شاعری میں رتبہ رسول کی عظمت کا تذکرہ ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ کے ذیل میں ہے۔ حد سے تجاوز نہیں ہونے دیا ہے۔ محبت رسول بھی کم نظر نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کی جھلک بھی موجود ہے۔ یہ خوبیاں اس شعری مجموعے کی اہمیت کے لئے کافی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ”انوارِ خطِ روشن“ کو عاشقانِ رسول قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے۔

علامہ شارق جمال

# حمدِ باری تعالیٰ

زمیں سے تا بہ فلک ہیں عنایتیں کیا کیا  
محیط کون و مکاں پر ہیں نعمتیں کیا کیا

یہ صورتیں بھی ہیں کیا کیا، یہ سیرتیں کیا کیا  
جدا ہر ایک میں رکھی ہیں خصلتیں کیا کیا

کہا ہے اس نے رگِ جاں سے بھی قریب ہوں میں  
مگر ہمیں نے بڑھائیں مسافتیں کیا کیا

شجرِ حجر بھی ہیں مَحْوِ ثنائے ربِ کریم  
دکھا رہا ہے وہ آئینہ صورتیں کیا کیا

یہ ماہتاب کی ٹھنڈک، یہ آفتاب کی لُو  
نوازشیں بھی ہیں کیا کیا، اذیتیں کیا کیا

ہر ایک ڈرے میں پوشیدہ ایک عالم ہے  
بتائیں کیسے کہ اس کی ہیں قدرتیں کیا کیا

فاینما ہے کہیں اور حدیثِ طُور کہیں  
یہ فاصلے بھی کیا کیا، یہ قربتیں کیا کیا

آثر اُسی سے منور ہیں جسم و جاں میرے  
بصیرتیں بھی ہیں کیا کیا، بصارتیں کیا کیا





اُسی نے ہم پہ اُتاری ہیں رحمتیں کیا کیا  
اُسی سے ہم کو مگر ہیں شکایتیں کیا کیا

دھنک میں دیکھیے اس کی ہیں رنگتیں کیا کیا  
اُفت سے ظاہر اسی کی ہیں رفعتیں کیا کیا

اُسی کے حکم کے تابع خیر بھی، شر بھی  
مصیبتیں بھی کیا کیا، ہیں راحتیں کیا کیا

اُسی کے حکم سے جلتے ہیں آندھیوں میں چراغ  
اُسی کے حکم سے بنتی ہیں قسمتیں کیا کیا

یہ حور و قصر، یہ غلاماں، یہ کوثر و تسنیم  
ہیں نیک لوگوں کے حق میں بشارتیں کیا کیا

میں بھولنا بھی جو چاہوں بھلا نہیں سکتا  
اُسی نے دل میں سمودی ہیں چاہتیں کیا کیا

قدم قدم پہ منور کیے اُسی نے چراغ  
ہر ایک گام پہ تھیں ورنہ ظلمتیں کیا کیا

ہے روزِ حشر کا مالک وہ قادرِ مطلق  
پتہ نہیں کسے دے گا وہ عزتیں کیا کیا

گرہ میں باندھ لو اس کی ہدایتیں، ورنہ  
صعوبتیں بھی ہیں کیا کیا، اذیتیں کیا کیا

ہے شاخِ گل میں لچک، پھول پھول رعنائی  
چمن چمن سے ہویدا ہیں نزہتیں کیا کیا

ہزار راتوں سے بہتر ہے ایک قدر کی رات  
اس ایک رات میں رکھی ہیں برکتیں کیا کیا  
ق

یہی وہ رات ہے جس میں ہوا نزول قرآن  
اسی میں رب نے اتاری ہیں رحمتیں کیا کیا

آثر اسی کے اشارے سے ٹوٹتے ہیں عذاب  
وہی تو بھیجتا رہتا ہے رحمتیں کیا کیا





یہ مرا جسم اور جاں تجھ سے  
آرزوؤں کا گلستاں تجھ سے

بے نہایت عنایتیں تیری  
فکر و دانش کا اک جہاں تجھ سے

ٹوٹی ساعتوں کے صحرا میں  
زندگانی کا ہر نشاں تجھ سے

لامکاں پر ترا تصرف ہے  
اور سارے زماں مکاں تجھ سے



رحم فرما زمین والوں پر !  
شش جہت ہفت آسماں تجھ سے

آدمیت کی سرفرازی ہو  
ابن آدم ہے صوفشاں تجھ سے

ہفت افلاک ہفت ہی اشعار  
ہے اثر کا قلم رواں تجھ سے



# حمد یہ ماہیہ



بندہ ہوں میں مولا تو  
عقل یہ کہتی ہے  
اعلیٰ سے بھی اعلیٰ تو



معبود ہے تو میرا  
سر کو جھکاتا ہوں  
مسجود ہے تو میرا



تو سب کا سہارا ہے  
تو نے کیا پیدا  
تو مارنے والا ہے



بندہ ہوں ترا مولا  
رحم ذرا کر دے  
سن لے تو دعا مولا



جب کام نیا کرنا  
نام سے اللہ کے  
آغاز کیا کرنا



جاووں میں جہاں یارب  
یاد کروں تجھ کو  
ہے وردِ زباں یارب



ایقان یہ کہتا ہے  
ایک خدا سب کا  
قرآن یہ کہتا ہے



واحد بھی ہے یکتا بھی  
پاک خدا میرا  
دانا بھی ہے بینا بھی



کہتا ہوں میں اَللّٰہ  
 قلب کی دھڑکن میں  
 سنتا ہوں میں اَللّٰہ



اکبر ہے تو عامر تو  
 ذات تری اعلیٰ  
 ہر چیز پہ قادر تو



بس تو ہی تو لافانی  
 وقت جب آئے گا  
 ہر چیز فنا ہوگی



طوفان میں مٹا ہے  
 پار لگا مولا  
 بس تو ہی کھویا ہے



جگنو ہے نہ تارا ہے  
راہ دکھا مولا

ہر سمت اندھیرا ہے



ذی شان خدا تو ہے  
جان فدا تجھ پر  
ایمان مرا تو ہے



جنگل ہو کہ صحرا ہو  
راج فقط تیرا  
دنیا ہو کہ عقبیٰ ہو



ادنیٰ ہوں میں اعلیٰ تو  
علم یہ کہتا ہے  
احقر ہوں میں والا تو



جبار بھی ہے اللہ  
رحم بھی کرتا ہے  
ستار بھی ہے اللہ



مایوس نہیں بندہ  
نام ترا مولا  
ہے دل پہ مرے کندہ



دشمن یہ زمانہ ہے  
جان پہ بن آئی  
بس تو ہی سہارا ہے



یارب ہیں جو نرم آنکھیں  
وقت برا آیا  
ہم تجھ سے مدد مانگیں



جیسے ہی سحر جاگی  
حمد میں اللہ کی  
مصروف ہوئے پنچھی



تو شر سے بچا یارب  
ہاتھ اٹھا کر میں  
کرتا ہوں دعا یارب



راہی ہوں میں منزل تو  
حمد کروں تیری  
تعریف کے قابل تو



احقر کی صدا مولا  
نیک بناسب کو  
سن لے یہ دعا مولا

## حمدیہ ثلاثیاں



تیرا مسکن کہاں نہیں مولا  
دور رہتا نہیں تو بندوں سے  
تو ہے شہہ رگ سے بھی قریں مولا



بس تیری حکومت ہے  
مشرق ہو کہ مغرب ہو  
ہر جا تری قدرت ہے



تیرا جلوہ ہے چار سو سائیں  
پھول میں چاند میں ستاروں میں  
ذّرے ذّرے میں تو ہی تو سائیں



پیاسی ہے نظر مولا  
اک بار ان آنکھوں کو  
دکھلا دے حرم تیرا



# نعت پاک

نعت کہنے کا سلیقہ ہو عطا  
اے مرے آقا محمد مصطفیٰ

آپؐ بے شک ہیں حبیبِ کبریا  
میں ہوں ادنیٰ ایک خادمِ آپؐ کا

مدحتِ احمدؐ کا ہے یہ معجزا  
دور تک ہے نور کا اک سلسلا

آپؐ کی مدحت کروں میں کس طرح  
ہے ثنا خواں خود خدا بھی آپؐ کا

جسم و جاں سارے معطر ہو گئے  
نام احمدؑ جب لبوں پر آ گیا

سبز گنبد ہے مرے پیشِ نظر  
ٹوٹنے پاے نہ اب سلسلا

خواب میں ہیں جلوہ گر میرے نبیؐ  
آنکھ اب کھلنے نہ پاے اے خدا

نام لب پر ہو تمہارا یا نبیؐ  
روح تن سے جس گھڑی بھی ہو جدا

یوں اٹھائیں گے مجھے منکر نکیر  
اے ثنا خوانِ محمدؐ مصطفیٰ  
ق

ہم بھی مداحِ رسولِ پاک ہیں  
نعتِ ہم کو بھی سنانا اک ذرا

نور بھردیتے مرے اشعار میں  
ہے آثر کی بس یہی اک التجا





میں ہوں ٹوٹا ہوا سلسلہ یا نبیؐ  
رابطہؑ رابطہؑ رابطہؑ یا نبیؐ

آپؐ خیرالبشرؑ آپؐ شاہِ اُمم  
آپؐ ہیں والی دوسرا یا نبیؐ

آپؐ ہیں محترمؑ آپؐ ہیں محتشم  
آپؐ برتر ہیں بعد از خدا یا نبیؐ

سو جھٹا کچھ نہیں ہے کدھر جائیں ہم  
پھر دکھا دیجیے راستہ یا نبیؐ

نعت گوئی کا حق ہم سے کیا ہوا  
مدح خواں آپ کا ہے خدا یا نبیؐ

مصلحت آشنائی کے اس دور میں  
سانس لینا بھی دو بھر ہوا یا نبیؐ

روضہ پاک پر بس بلا لیجیے  
جانِ خستہ کی ہے التجا یا نبیؐ

وقتِ آخر ہو جب اس گنہہ گار کا  
ورد ہو لب پہ صلِ علیؑ یا نبیؐ

پورے قد سے کھڑا کیوں نہ ہوگا اثر  
آپؐ نے جو دیا آسرا یا نبیؐ





جو دوسخا سے صدق و صفا سے جڑے ہوئے  
اُن کے طفیل ہم ہیں خدا سے جڑے ہوئے

آفاق کی ہیں شرح تو انفس کی روشنی  
لمحے جو آپ کے ہیں حرا سے جڑے ہوئے

اللہ کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ ہم  
ہیں دامنِ رسولِ خدا سے جڑے ہوئے

آقا ہمیں بھی درپہ بلائیں گے ایک روز  
اس آس میں ہیں صبر و رضا سے جڑے ہوئے

کیوں کر نہ ملتی ہم کو شفاعت رسولؐ کی  
ہم بھی ہیں اولیا کی دعا سے جڑے ہوئے

ہر اک ازاں میں نامِ رسولِ خدا بھی ہے  
احمد، احد ہیں گویا سدا سے جڑے ہوئے

لا ریب ہم کو قربِ الہی ملا اثر  
اک عمر سے ہیں صلِ علیؑ سے جڑے ہوئے





تیرگی میں کتنے ہی آفتاب ابھر آئے  
جب حضورِ اکرم کے نقشِ پا نظر آئے

یا نبیٰؐ بلا لیجیے اس طرح مدینے کو  
زندگی اُدھر گزرے، موت بھی اُدھر آئے

سلسلہ رسالت کا ختم کر دیا رب نے  
سرورِ دو عالم جب بن کے راہبر آئے

آپؐ کو شبِ اسریٰ حق نے جب بلایا تھا  
جبریلِ سدرہ تک بن کے ہم سفر آئے  
ق

اُن کی سر بلندی کا یہ فقط اشارہ ہے  
پل میں آسمانوں کی سیر کر کے گھر آئے

رحمتِ دو عالم سے رحمتوں کا طالب ہوں  
اے اثرِ دعاوں میں کچھ نہ کچھ اثر آئے





ہے خدا بھی فدا محمدؐ کا  
کیا کہیں مرتبہ محمدؐ کا

دل کے آنگن میں روشنی اتری  
نام جب بھی لیا محمدؐ کا

ہر زمانے کی آنکھ نے چوما  
جب ملا نقشِ پا محمدؐ کا

منزلِ حق اسے نصیب ہوئی  
جس نے کلمہ پڑھا محمدؐ کا

کیسے دو نیم ہو گیا تھا قمر  
جب اشارہ ہوا محمدؐ کا

جس کو آنا ہے وہ ادھر آئے  
ہے سدا درکھلا محمدؐ کا

جس طرف سچ کی روشنی ہے اثر  
ہے ادھر راستہ محمدؐ کا





نجوم و مہر و مہہ کیا ہیں فقط جلوے محمدؐ کے  
منور ہو گئے دونوں جہاں صدقے محمدؐ کا

بلادِ شرق سے تا غرب وحشت تھی، اندھیرا تھا  
عرب سے آفتاب ابھرا بنے نقشے محمدؐ کے

خدا کی مملکت میں جب بھی حرف آیا ہے آدمؑ پر  
کشادہ ہو گئے ہر عہد میں رشتے محمدؐ کے

فراقِ عشقِ احمدؑ میں ہوئی ہیں باوضو آنکھیں  
الہی اب تو دکھلا دے مجھے جلوے محمدؐ کے

نہیں ملتی مثال ایسی خدا کے کارخانے میں  
گنہہ گاروں کی بخشش کے لیے سجدے محمدؐ کے

ہوئی ہے سربہ سجدہ فکر بھی دربارِ احمدؐ میں  
مرا سرمایہٴ علم و ہنر صدقہٴ محمدؐ کے

نہیں تخصیص کوئی رنگ و نسل و ملک و مذہب کی  
کھلے ہیں ہر بشر کے واسطے رستے محمدؐ کے

منور دونوں عالم ہو گئے میلادِ انور پر  
زمین تا آسماں ہونے لگے چرچے محمدؐ کے

آثر احمدؐ احد کے فرق و رشتے کو اگر سمجھو  
خدا کے جتنے بندے ہیں وہ ہیں سارے محمدؐ کے





جب سے نبیؐ کا نام وظیفے میں آ گیا  
اک بیکراں خلوص وسیلے میں آ گیا

پھرتے ہیں منہ چھپائے اندھیرے ادھر ادھر  
ماہ تمام جب سے مدینے میں آ گیا

ہم پر بڑا کرم ہے یہ پروردگار کا  
ذکرِ رسولؐ پاک جو ورثے میں آ گیا

قرآں بہ شکلِ نورِ ہدایت ہمارے پاس  
امی لقبِ حضورؐ کے صدقے میں آ گیا

تقدیر اس کی مرکز انوار ہوگئی  
جو شخص کملی والے کے سائے میں آ گیا

سب انبیاء میں رحمتِ عالم کا مرتبہ  
صل علیٰ حضورؐ کے حصے میں آ گیا

اعجاز ہے یہ سرور عالم کا اے اثر  
فرمان حق جو آپ کے سینے میں آ گیا





خدا کے نور سے ہیں سیدالوریٰ روشن  
ازل سے تابہ ابد اُن کا سلسلہ روشن

جہاں جہاں بھی زمانے نے سر جھکایا ہے  
وہاں وہاں ہے محمدؐ کا نقشِ پا روشن

خدا کی حمد کے اور نعتِ مصطفیٰ کے چراغ  
ہیں میرے دل میں بہ احسانِ کبریا روشن

ہمارے دل میں اُجالے قیام کرتے ہیں  
چراغِ عشقِ نبیؐ جب سے ہو گیا روشن

ورق ورق پہ مرے دل کے نعت ہے تحریر  
ہے جسم و جاں میں اُجالوں کا سلسلہ روشن

اندھیرے ختم ہوئے باطل و جہالت کے  
جہاں میں جب سے ہوئی شمع مصطفیٰؐ روشن

روشن روش ہے منور، جہاں جہاں جاؤں  
قدم قدم پہ چراغ آپؐ نے کیا روشن

سمجھ ہے ایسی کہاں ہم جو آپؐ کو سمجھیں  
ہے آپؐ کا تو خدا پر ہی مرتبہ روشن

اثر نہ آئے گا ہرگز کبھی دعا میں اثر  
دعا میں ہو نہ اگر انؐ کا واسطہ روشن







ذہن و دل میں اُجالا اترنے لگا  
لکھ رہا ہوں میں نعتِ رسولِ خدا

جا کے واپس نہ آنے کا ہے فیصلہ  
میں مدینے چلا ' میں مدینے چلا

اُن کے روضے پہ جب سرمرا جھک گیا  
بندگی عمر بھر کی ہوئی ہے ادا

گونج کانوں میں نامِ محمدؐ کی ہے  
بس گئی دل میں یادِ حبیبِ خدا

ان کی توصیف میں کوئی لغزش نہ ہو  
اے خدا راہ سیدھی دکھانا ذرا

میری آنکھوں کی بینائی بڑھنے لگی  
میں اندھیرے میں جب نعت لکھنے لگا

پہلے کرتا ہوں میں آنسوؤں سے وضو  
ذکر کرتا ہوں پھر شاہِ لولاک کا

جوں ہی ہونٹوں پہ آیا ہے ذکرِ نبیؐ  
میرا کمرہ اچانک مہکنے لگا

ہردعا میری مقبول ہونے لگی  
آپؐ کا جب وسیلہ مجھے مل گیا

میری پلکوں پہ تارے چمکنے لگے  
تیرگی میں جو ان کا خیال آ گیا

آخری سانس تک ذکر کرتا رہوں  
اپنے خالق کا اور اس کے محبوب کا

میں غلامِ محمدؐ ہوں ایسا اثر  
جس پہ آقا کا لطف و کرم ہے سدا





ہے مجھ پہ آپؐ کا احسان اور کرم شاہؐ  
میں نعتِ پاک جو کرنے لگا رقم شاہؐ

نشا میں آپؐ کی چلتا ہے جب قلم شاہؐ  
نزول ہوتا ہے رحمت کا دم بدم شاہؐ

سچی بھی آپؐ ہیں عادل بھی ہیں امین بھی ہیں  
نہیں ہے شک کوئی اللہ کی قسم شاہؐ

بزرگ آپؐ سے بڑھ کر نہیں ہے بعدِ خدا  
ہر اک جہاں میں ہیں بس آپؐ محتشم شاہؐ

حضور آپؐ کی تعظیم ہے جو پیشِ نظر  
سرِ نیاز جھکاتا رہا قلم شاہؐ

جہاں سے آپؐ کو ٹھنڈی ہوائیں آئی تھیں  
اُسی مقام پہ رہتے ہیں آج ہم شاہا  
ق

ہم اپنے گھر ہی میں رہتے ہیں سہمے سہمے سے  
کہ ہم پہ ہوتا ہے دن رات یاں ستم شاہا

بروزِ حشرِ آثر کو ملے نہ رسوائی  
خدا کے واسطے رکھ لیجیے بھرم شاہا





کسی جہاں میں محمدؐ سا باکمال نہیں  
مرے حضورؐ کی کونین میں مثال نہیں

حسین یوں تو خدا نے بہت بنائے مگر  
سوائے ان کے کوئی صاحبِ جمال نہیں

سما گئے مرے دل میں وہ اس طرح کہ مجھے  
سوائے ان کے کوئی دوسرا خیال نہیں

ملے عروج نہ کیوں اس کو دونوں عالم میں  
غلامِ احمدؐ مختار کو زوال نہیں

خدا نے اُن کو ہی بخشی ہیں عظمتیں ساری  
بجز نبیؐ کے کوئی ذات بے مثال نہیں

خدا نے رحمتِ عالم بنا کے بھیجا ہے  
کہ آپؐ کی مرے آقا کوئی مثال نہیں

تمہارے ذکر کو رب نے کیا بلند ایسا  
کہ اس کے بعد بلندی کا کچھ سوال نہیں

بہت فسرودہ ہیں آقاؐ، بہت ملول ہیں ہم  
تمہارے ہجر میں جینا کسے وبال نہیں

ہے کملی والے کا سایہ ہمارے سر پہ اثر  
قریب آئے کوئی گم رہی مجال نہیں



# نعتیہ ماحیے



وہ شافع محشر ہیں  
پاک نبیؐ میرے  
بخشش کا سمندر ہیں



وہ دین کے رہبر ہیں  
نور کا دریا بھی  
طاہر ہیں، مطہر ہیں



شیداے محمدؐ ہوں  
جان مری صدقے  
دیوانہ احمد ہوں



کیا لطف ہو جینے میں  
جسم یہاں پر ہے  
اور جان مدینے میں





ایمان بنا دے گا  
نام محمدؐ کا

انسان بنا دے گا



احساس ستاتا ہے  
دُور مدینے سے  
جینا کوئی جینا ہے



روضے کو دکھا دیجیے  
دُور رہوں کب تک  
سرکارؐ بلا لیجیے



آنکھوں میں لگاؤں میں  
خاک مدینے کی  
قسمت سے جو پاؤں میں



للہ پڑھو سمجھو

نعت محمدؐ کی

قرآن میں ہے دیکھو



وہ نورِ الہی ہیں

نام محمدؐ ہے

محبوبِ خدا بھی ہیں



ہر لب پہ نبیؐ جی ہے

ذات مقدس ہے

مداحِ خدا بھی ہے



ہر شخص یہ دیکھے گا

دین محمدؐ کا

ہر ملک میں پھیلے گا



ہر سمت اُجالا ہے  
نور کا پیکر جو  
آنکھوں میں در آیا ہے



اللہ کے بندوں کو  
خوف بھلا کیسا  
آقا کے غلاموں کو



اُمّی لقی ہیں وہ  
نور خدا کا ہیں  
نبیوں کے نبی ہیں وہ



شاہوں کے وہ سرور ہیں  
اپنے شکم پر جو  
باندھے ہوئے پتھر ہیں



احمد بھی ہیں حامد بھی  
نور کا پیکر ہیں  
عابد بھی ہیں ساجد بھی



بیزار ہیں جینے سے  
ہجر کا عالم ہے  
ہیں دور مدینے سے



آنکھیں جو مری غم ہیں  
یاد وہ آتے ہیں  
جو رحمتِ عالم ہیں



اے خالق بحر و بر  
جان نکل جاے  
سرکار کے روضے پر

# نعتیہ ثلاثیاں



وہ نور کے پیکر ہیں  
محبوبِ خدا بھی ہیں  
سرتاپا معطر ہیں



وحشت کا بسیرا تھا  
اسلام سے پہلے تو  
ہر سمت اندھیرا تھا



پہنچادے مجھے مولا  
اک بار مدینے میں  
رہتے ہیں جہاں آقاؐ

# نعتیہ قطعات



خوشبوؤں کا تھا سلسلہ شب بھر  
بارشِ نور مرحبا شب بھر  
عرش پر کون فرش سے آیا  
میزباں بن گیا خدا شب بھر



نمو اندر نمو ہونا پڑے گا  
سراپا آرزو ہونا پڑے گا  
قدم بوسی کو آئے ان کی لیکن  
فلک کو باوضو ہونا پڑے گا



کون کہتا ہے سچ یہ بات نہیں  
دن بہر حال دن ہے رات نہیں  
آپ بے شک ہیں منبعِ انوار  
خود سے روشن یہ کائنات نہیں



آسمانوں کا سفر صدیوں کی گونج  
اور حدیثِ عشق کی سچائیاں  
سبز اندر سبز تنویریں تمام  
روشنی کی طرف پرچھائیاں



ہر صبح معطر ہے  
ہر شام ہے نورانی  
آقاؐ کے خیابان میں  
جلووں کی فراوانی



بالیقیں ہوگی بارشِ انوار  
ربطِ قرآں سے دائمی رکھنا  
مسئلہ جب کوئی سلجھ نہ سکے  
سامنے سیرتِ نبیؐ رکھنا

# درود تم پر سلام تم پر

تمہیں ہو ہر ایک جہاں کے سرور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ  
تمہیں ہو آقا شفیعِ محشر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خدا، فرشتے، حضور تم پر، صلوٰۃ و تسلیم بھیجتے ہیں  
یہ حکم ہم کو بھی ہے سراسر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں تو محبوبِ کبریا ہو، اسی لیے تو خدا نے بے شک  
عطا کیا ہے تمہیں کو کوثر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خلیلؑ نے جس کی، کی ہے مدحت، مسیحؑ نے جس کی دی بشارت  
تمہیں ہو وہ آخری پیمبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ



تمہیں پہ نازل ہوا ہے قراں، جو تا قیامت رہے گا فرقاں  
ہدایتوں کا ہے اک سمندر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

دیا ہے تم نے ہی درس وحدت، نہیں کوئی لائق عبادت  
بجز خدائے بزرگ و برتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہوا تمہارا ظہور جس پل، بتوں کا سارا نکل گیا بل  
جھکا کے سروہ گرے زمیں پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حضور تم ہو خدا کے پیارے، ہو آمنہ کے بھی تم دلارے  
تمہیں حلیمہ کے ناز پرور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

بدن تمہارا ہے نور پیکر، تو رشکِ یوسف ہے روئے انور  
تمہاری زلفیں ہیں مشک و عنبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

گئی چہالت مٹا اندھیرا، تمہارے آنے سے نور پھیلا  
زمیں منور زماں منور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

یہ بحر و بر بھی یہ آسماں بھی ، یہ چاند سورج یہ کہکشاں بھی  
حضورِ اکرم ، نثار تم پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا پایا جواک اشارہ ، تو ہو گیا چاند آدھا آدھا  
فلک تھا حیراں زمین ششدر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

وہ سنگ ریزوں کا کلمہ پڑھنا ، وہ مہر تاباں کالوٹ آنا  
ہیں معجزے بھی تمہارے اکثر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تجلیاتِ خدا سمیٹے ، زمیں پہ پہنچے جو آسماں سے  
تھا گرم تب تک تمہارا بستر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حضورِ بچپن میں اپنے گھر سے ، شدید گرمی میں تم جو نکلے  
تھا ابرِ رحمت تمہارے سر پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا پیکر ہے نورِ اوّل تمہیں ہونبیوں میں سب افضل  
تمہارا ثانی نہ کوئی ہمسر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

علوم ظاہر میں تم ہو کامل ، علوم باطن میں بھی ہو فاضل  
ہو بحرِ عرفاں کے تم شناور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں شہنشاہوں کے شہنشہ ، نہ مال و زر کی تھی تم کو پروا  
نہ گھر میں تھا کوئی نرم بستر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے در سے حضورِ عالی ، گیا نہ خالی کوئی سوالی  
تمہیں نے باندھے شکم پہ پتھر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو آقا نبی رحمت ، تمہیں ہو آقا شفیعِ اُمت  
تمہیں ہو ہادی تمہیں ہو رہبر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مقامِ محمود ہے تمہارا ، ہو عاصیوں کا تمہیں سہارا  
تمہیں تو بعد از خدا ہو برتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

بہت سے آئے رسولِ داور ، ستارے جیسے ہوں آسماں پر  
ہو تم ستاروں میں ماہِ انور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

عنایتوں سے نوازشوں سے، تمہیں نے اپنی محبتوں سے  
زمانے بھر کو کیا مسخر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری توصیف کی خدا نے، درود بھیجے ملائکہ نے  
تو مدح کیا کر سکے گا احقر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں نے سب کے دلوں کو جیتا، تمہارے قبضے میں کچھ نہیں تھا  
نہ فوج و عسکر نہ تیغ و خنجر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے جود و سخا مثالی، تمہارے لطف و عطا مثالی  
تمہارا منہاج سب سے بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے صدق و صفا مثالی، تمہارے حلم و حیا مثالی  
تمہیں ہو رحم و کرم میں اشہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری سیرت رسول اکمل، اندھیری راتوں میں جیسے مشعل  
ہر ایک نکتہ ہے اس میں مضمر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری خاطر بنی یہ دنیا، تمہارے دم سے ہے بزمِ عقبی  
ہر ایک منظر تمہارا منظر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں شہنشاہ تاج والے تمہیں نے فاقوں میں دن گزارے  
جلا نہ چوٹھا بھی گھر کا اکثر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

عرب میں جتنے تھے سب قبائل تھے جان و دل سے وہ تم پہ مائل  
کہ دین احمدؐ ہے سب سے بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تھے تم پہ شیدا بنو مزینہ، بنو اسد اور بنو جہینہ  
بنو سعد اور تمیم و اشعر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

امین تم ہو تمہیں ہو عادل تمہیں ہو فاضل تمہیں ہو قابل  
تمہیں ہو بندے تمہیں پیسیر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مبین بھی تم متین بھی تم، تمہیں ہو عابد تمہیں ہو امجد  
تمہیں ہو ناصر تمہیں ہو اطہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو حامد تمہیں ہو ساجد تمہیں ہو صادق تمہیں مصدق  
تمہیں کو حق نے کہا ہے انور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو محمود تم محمد، تمہیں ہو ظلہ تمہیں ہو احمد  
تمہیں ہو دینِ مبیں کے محور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

رؤف ہو تم رحیم ہو تم، کریم ابنِ کریم ہو تم  
نسب میں عالی شرف میں برتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

بشیر بھی ہو نذیر بھی ہو، تمہیں سرانجِ منیر بھی ہو  
تمہیں ہو طاہر تمہیں مطہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہو مصطفیٰ بھی ہو مجتبیٰ بھی، ہو مکتفی بھی ہو مرتضیٰ بھی  
تمہیں ہو شانِ خدا کے مظہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

شدید بھی ہو سدید بھی ہو، وحید بھی ہو احید بھی ہو  
منیب بھی ہو تمہیں میسر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حکیم بھی تم حلیم بھی تم ، علیم بھی تم کلیم بھی تم  
تمہیں ہو اوّل تمہیں موخر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو واضح تمہیں ہو واصل ، عزیز تم ہو تمہیں معزز  
تمہارا ہر ہر قدم ثمرور ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حبیب بھی تم حبیب بھی تم ، خطیب بھی تم مجیب بھی تم  
تمہاری مدحت بیاں سے باہر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو قاسم تمہیں ہو خاتم ، تمہیں ہو یس تمہیں ہو طس  
تمہیں ہو محبوب رب اکبر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو صالح تمہیں ہو مصلح ، تمہیں ہو طیب تمہیں مطیب  
تمہیں ہو کون و مکاں میں اشہر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو حاشر تمہیں ہو آمر ، تمہیں منزل تمہیں مدثر  
خدا نے تم کو کہا ہے ازہر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

قوی بھی تم ہو صغی بھی تم ہو، لقی بھی تم ہو لقی بھی تم ہو  
تمہیں مذکر تمہیں منجر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو والی تمہیں ہو وانی، تمہیں ہو راجی تمہیں ہو شانی  
تمہیں ہو کافی تمہیں موتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو منذر تمہیں مشاور، تمہیں ہو زاجر تمہیں مغفر  
تمہیں ہو صدق و صفا کے پیکر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حفیظ بھی تم تمہیں ہو حافظ، تمہیں ہو بالغ تمہیں مبلغ  
تمہیں ہو ظاہر تمہیں ہو منظر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو صابر تمہیں ہو شاکر، تمہیں ہو ماجد تمہیں ہو واجد  
تمہیں ہو انسانیت کے رہبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں ہو اکرم تمہیں مکرم، تمہیں ہو مسلم تمہیں مقدم  
نبی برتر رسول داور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ



تمہیں ہو اُمی تمہیں ہو راضی، تمہیں ہو مکی تمہیں حجازی  
تمہیں ہو فاتح تمہیں مظفر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں قریشی بھی ہاشمی بھی، تمہیں تہامی تمہیں نزاری  
تمہیں ہو اعلیٰ تمہیں ہو بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نشاط پرور مہک دلوں میں، لہو کی گردش ہے شہہ رگوں میں  
ہوے تمہارے جو نام ازبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا ہے اسم اسم اعظم، بہت مکرم بہت معظم  
جولب پہ آئے بنے مقدر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا منکر ہے حق کا منکر، خدا کا یہ فیصلہ ہے آخر  
نہ آئے گا اب کوئی پیمبر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں نے بخشی دلوں کو ٹھنڈک، کٹا غموں کا سفر بھیانک  
تمہیں سے روشن ہمارا گھر گھر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہمارے باطن کی تم تجلی ، ہمارے ظاہر کی تم تسلی  
تم آرزوؤں کا ہو سمندر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہیں غذا کی تھی کچھ نہ چاہت ، مگر خدا نے دی اتنی طاقت  
رُکاوۃٓ چت ہو گیا زمیں پر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

حتین ، ذی قرد ، بدر و خندق ، اُحد کہ ذاتِ سلاسلِ حق  
تمہیں ہو منصورِ جنگِ خیر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تبوک ، طائف ہو یا قریظہ ، نصیر او طاس ہو کہ موتہ  
تمام جنگوں کے تم مظفر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نگاہ نیچی رکھی ہے تم نے ، سلام پہلے کیا ہے تم نے  
ہو کوئی اکبر کہ کوئی اصغر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہوے ہیں آنکھوں سے اشک جاری تمہاری فرقت ہے مجھ پہ بھاری  
بنا ہے سینہ دکھوں کا دفتر ، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے روضے کے دیکھنے کو، تمہاری چوکھٹ کے چومنے کو  
ہے آنکھ بے کل تو دل ہے مضطر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے گنبد کا رنگ اخضر، جھکیں ملک بھی اس آستان پر  
تمہارا روضہ ہے روح پرور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری طاعت ہے رب کی طاعت تمہاری مدحت ہے عینِ راحت  
تمہارا تذکار سب سے بہتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خدا سے تم نے نہ کی شکایت، تمہارے دشمن تھے بے نہایت  
دعائیں دیں گالیاں بھی سُن کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

معاف کرنا سرشت میں تھا، لیا نہ اعدا سے تم نے بدلہ  
مرے اب وجدِ نثار تم پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تھی تم کو اُمت کی فکر ایسی، کہ رات ساری دعا میں کاٹی  
ہوے بالآخر شفیعِ محشر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہیں دونوں عالم تمہارے بس میں، ہو تم درخشاں نفس نفس میں  
ہو دونوں عالم میں تم مفخر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا پیکر ہے نور پیکر، اسی لیے تو حضور انور  
تمہارا سایہ نہ تھا کہیں پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارے دم سے مٹی ہے وحشت، زہے نوازش زہے عنایت  
ہمیں ملا برکتوں کا لشکر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مصیبتوں میں جو گھر گئے ہیں تمہارے رستے سے پھر گئے ہیں  
ہوا ہے اُمت کا حال ابتر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

کسی کے آگے بچھا کے چادر، نصیب میلا کریں تو کیوں کر  
ہماری چاہت کا تم ہو محور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

کھلی ہوئی جو کتاب حق ہے، لباسِ نوری میں ہر ورق ہے  
ورق ورق پر ہو تم منور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

خدا کی وحدت نبی کی طاعت، نماز روزہ، زکوٰۃ اور حج  
کہا ہے تم نے ”ہے فرض تم پر“، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا تذکار ہر زماں میں، تمہارا ہے نام ہر ازاں میں  
ہوا ہے چرچا تمہارا گھر گھر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نہیں تھے تخصیص ملک و ملت، سبھی کی خاطر ہے تاقیامت  
مرے نبی کا کھلا ہوا در، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہارا لب پر جو نام آیا، تو قدسیوں کا سلام آیا  
ہوا اُجالا بھی دل کے اندر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری مدحت میں اے پیمبر، قلم نے اپنا جھکالیا سر  
ہوا ہے قرطاس بھی معطر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہوا زمانہ ہمارا دشمن، کہیں نہیں ہے ہمارا مامن  
بس ایک تم ہو ہمارے یاور، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

نظر میں سب کی ببول ہیں، ہم بہت فسردہ ملول ہیں ہم  
کبھی تو برسیں گے پھول ہم پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

میں نعت احمدؑ کا آئینہ ہوں، سکندری ہے نصیب میرا  
مرے قلم کا ہو تم ہی جوہر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

کھلا ورق ہوں کھلا سبق ہوں، ہے جو بھی پیش نظر وہ حق ہوں  
نہ کوئی احوال تم سے مضمر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

مری نظر کی ہے آخری حد، سنہری جالی وہ سبز گنبد  
فلک جسے چومتا ہے جھک کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

یہ آرزو ہے مدینہ جاؤں، تمہارے روضے پہ سر جھکاؤں  
وہاں سے آؤں نہ پھر پلٹ کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری مدحت مری زباں پر، نظر تمہارے ہے آستاں پر  
تمہیں تو ہو میرے دل کے اندر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

تمہاری مدحت سے میرے آقا، مرے تخیل میں ہے اُجالا  
وگر نہ پہلے تھی فکر بنجر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

ہے مرضی حق بیاں تمہارا، خدا ہے خود مدح خواں تمہارا  
تمہاری مدحت ہو ہم سے کیوں کر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

یہ التجا ہے حضورِ انور، سنوار دو تم مرا مقدر  
عطا ہو مجھ کو بھی ایک چادر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ

آثر تمہارا ہے ایک خادم، ہے معصیت پر وہ اپنی نادم  
ہو اک کرم کی نگاہ اس پر، درود تم پر سلام تم پر ﷺ



”نعتِ رسولِ خدا“ کے بارے میں مشاہیر اُردو کے تاثرات .....

■ آپ کا گراں مایہ اور تاریخی حیثیت کا متحمل تحفہ ”نعتِ رسولِ خدا“ ملکر موجب مسرت ہوا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیش بہا نذرانہ عقیدت پیش کر کے آپ نے راہِ نجات ڈھونڈ لی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ بارگاہ ذوالمنن میں اسے شرف قبولیت حاصل ہوگا اور آپ رحمتوں کی بارش سے نہال ہوں گے۔ ایک ہی نعت پاک میں ذات اقدس کے تمام اسمائے گرامی اور صفات و الطاف موتیوں کی طرح پرو کر آپ نے اپنی فن کارانہ ہنرمندی کا ثبوت دیا ہے۔ ہر مصرع سے آپ کی عقیدت مندی کی کرنیں پھوٹی ہیں اور جذبہ حب رسولِ امّنا دکھائی دیتا ہے۔ الفاظ کا انتخاب اور ترتیب و نشست شاعرانہ پختگی کا مظہر ہے۔ ”نعتِ رسولِ خدا“ کے محاسن بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ یہ تخلیقی کارنامہ دیگر نعت گو شعراء کے لیے بھی باعثِ رشک ہے۔“

پروفیسر ناز قادری صدر شعبہ اُردو بہار یونیورسٹی (مظفر پور)

■ ”ڈاکٹر محمد علی اثر اپنی خوش طالعی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے کہ وہ ”نعتِ رسولِ خدا“ کے طفیل اب خاصانِ ادب کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ اُردو کے ایک ممتاز ناقد، محقق، شاعر اور ماہر و کُنیا کی حیثیت سے ان کی وضع خدمات کا اعتراف عام ہے لیکن ایک مداحِ رسول کی حیثیت سے وہ اس نعت کی بدولت روشناس ہوئے ہیں۔ حب رسولِ ایمان کی پہلی شرط ہے اور نعتِ رسول اسی جذبے کا اظہار ہے۔ ڈاکٹر اثر نے ذات رسالت مآب سے جس بے پایاں عقیدت، للہیت، اخلاص، والہانہ پن اور ربودگی کا اظہار کیا ہے وہ ہمارے اس احساس کو تقویت پہنچاتا ہے کہ ان کے دل میں عشقِ رسول کی شدت بھی ہے اور حدت بھی اور یہ دولت گراں مایہ ہے جو رحمت پروردگار سے ہم کنار کرتی ہے اور یہی معراجِ زندگی ہے۔“

پروفیسر فاروق احمد صدیقی بہار یونیورسٹی (مظفر پور)

■ پروفیسر محمد علی اثر ان خوش نصیب شعراء میں سے ہیں جنہوں نے نعت گوئی کو اپنا وسیلہ نجات بنالیا ہے۔ انہوں نے ایمانیت سے کام لے کر کئی واقعات کو پراثر انداز میں ”نعتِ رسولِ خدا“ میں پیش کیا ہے۔ ان کے نعتیہ اشعار سرکار کی سیرت، آپ کی سوانح حیات اور آپ کے عہد کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ ایک تو عقیدے کی سرشاری دوسرے لہجے کی گھلاوٹ اور اس پر تاریخ و سیرت سے استفادہ۔ یہ ساری باتیں ”نعتِ رسولِ خدا“ کے محاسن ہیں۔

پروفیسر محمد عبدالرزاق فاروقی سابق صدر شعبہ اُردو گلبرگہ یونیورسٹی



■ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا اور آپ کا بیان ایک سعادت ہے، جو محمد علی اثر کو حاصل ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ ”نعت رسول خدا“ والی بات ہے۔ کچھ ادھر کا اشارہ بھی شامل حال تھا۔ جس کی وجہ سے انھیں یہ توفیق یہ اندازہ ہمت حاصل ہوئی ہے۔ محمد علی اثر کی نعت ”درود تم پر سلام تم پر“ کی ردیف میں سب سے طویل نعت ہے۔ یہ نعت اثر کے سچے جذبہ عقیدت کی دین ہے۔

پروفیسر یوسف سرمست سابق صدر شعبہ اُردو جامعہ عثمانیہ (حیدرآباد)  
 ■ ”آپ کا بے بہا تحفہ ”نعت رسول خدا“ نظر نواز ہوا۔ کئی مرتبہ پڑھا آنکھوں سے لگایا۔ حق تعالیٰ آپ کو اس سعادت کے لئے بارگاہ رسالت سے قبولیت کا اعزاز عطا فرمائے۔ رشک آرہا ہے آپ پر کہ آپ نے ۹۲ اشعار کی نعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے اسمائے گرامی بڑے سلیقے سے سمودیئے۔ آپ کی اس کاوش پر اللہ تعالیٰ آپ کے دنیا و آخرت میں درجے بلند فرمائے۔“  
 جناب حسن دادخال (حیدرآباد)

■ ”نعت رسول خدا“ دستیاب ہوئی۔ کتاب کیا ہے؟ عقیدت کے تازہ بہ تازہ پھولوں کا ایسا گلدستہ ہے جس کی خوشبو قرطاس قرطاس ہی نہیں، ہر پڑھنے اور سننے والے کی چشم، ذہن، دل، زبان اور ایمان کو پیارے نبی کی پیاری یاد کے ساتھ معطر اور منور فرماتی رہے گی۔ نعت کے لفظ لفظ کا گلدستہ سجانے میں آپ نے جس جاں فشانی سے پھول، رنگ اور خوشبو کا انتخاب کیا ہے وہ انتخاب اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ذات پاک کے تمام تر صفات کے گوشے گوشے کی حقیقی تشریح اور سچی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔

جناب محمد حسنین، بہرائچ (یوپی)

■ عصر حاضر میں مدح رسول اکرم کا مبارک و مقدس مشغلہ رکھنے والے خوش نصیب شاعروں میں پروفیسر محمد علی اثر کا نام بہت نمایاں اور اہم ہے۔ انھیں دولت عشق نبی وارثت میں ملی ہے۔ ”نعت رسول خدا“ ان کی ذات انوار کے ساتھ والہانہ و بستیگی کا مہکتا ہوا گلدستہ ہے۔ پروفیسر اثر نے حضور اکرم کی ذاتِ اطہر، سراپائے اقدس، حسن و جمال، اخلاقِ حسنہ، اوصافِ حمیدہ اور پیامِ رحمت کے ساتھ ساتھ اپنی سچی نسبت و محبت کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ بہت ہی سلاست اور فنی شعور کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حمید الدین شرنی (حیدرآباد)

”نعتِ رسولِ خدا“ کے مطالعہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ محمد علیؐ آثر نے حبِ رسولؐ کے جذبہ کو دل کی گہرائیوں میں پورمی طرح اتار کر یہ نعت لکھی ہے اس لئے اس کے ہر شعر پر آمدا کا گمان ہوتا ہے۔ شروع کے اشعار سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ حیاتِ طیبہ کے واقعات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مدحِ رسولؐ اور خیالات و مضامین کی فراوانی نے اشعار کو ایک خوب صورت موڑ عطا کر دیا ہے اور اشعار خود بخود دست بستہ ان کے سامنے کھڑے ہونے لگے..... یہ نعت فنِ نعت گوئی کو نئی لفظیات اور نئی سمتوں سے روشناس کراتی ہے۔

حکیم محمد یعقوب اسلم عمری (وانمباڑی، ٹہمل ناڈو)  
مبارک ہو آپ نے بہت پاکیزہ نعت پاک کہی ہے۔ جزاک اللہ تاریخچی نام (۱۴۲۱ھ) اور ۹۲)  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے اعداد) کا التزام بھی قابلِ داد ہے۔

### شرفِ نعتِ رسولِ خدا

۲۰۰۱ء

جناب مغیث الدین فریدی مرحوم (کانپور)  
”نعتِ رسولِ خدا“ ڈاکٹر محمد علیؐ اثر کی طویل نعت ہے جو اردو کی سب سے طویل نعتوں میں سے ایک ہے۔ یہ بیک وقت توشہٴ آخرت بھی ہے اور اظہارِ محبت بھی۔ اور اظہار میں فنی مہارت نے بڑی جامعیت پیدا کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنی نوعیت کی ایک کامیاب نعت ہے۔“

جناب جاوید در بھنگوی

”نعتِ رسولِ خدا“ کی بحر نہ صرف طویل ہے بلکہ مترنم بھی ہے اور بیشتر اشعار مرصع ہیں جن میں ایک سے زائد قوافی کا استعمال کیا گیا ہے۔ ان اشعار کے مطالعہ سے پڑھنے والوں پر ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس نعت پاک میں از اول تا آخر حیاتِ اقدس کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے اور سیرت پاکؐ کی کرنیں پھوٹی نظر آتی ہیں۔

ڈاکٹر فاروق شکیل حیدر آباد

”نعتِ رسولِ خدا“ کے تمام اشعار میں نے ایک ہی نشست میں پڑھ لیے اور آپ کی بے پناہ شعری صلاحیتوں کا قائل ہو گیا۔ مضمون میں ایسی اثر آفرینی کوئی سچا عاشقِ رسولؐ ہی پیدا کر سکتا ہے۔

جناب شان بھارلی ایڈیٹر سہ ماہی رنگ (دھنداد)

”نعتِ رسولِ خدا“ ڈاکٹر محمد علیؐ اثر کی ۹۲ اشعار پر مشتمل ایک طویل نعت ہے جس میں حضورؐ کی سیرت کی جھلکیاں ہیں اور ان کے اعلیٰ کردار، پاکیزہ صفات اور معجزات کا بیان سادگی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

قمر سنبھلی (دہلی)

## مطبوعات

- ۱۔ غواصی شخصیت اور فن (تحقیق)
- ۲۔ ملاقات (شاعری)
- ۳۔ شمع جلتی رہے (رپورتاژ)
- ۴۔ داستان گو لکھنڈہ (مرتبہ)
- ۵۔ تذکرہ اردو مخطوطات (جلد ششم مرتبہ)
- ۶۔ دکنی اور دکنیات (وضاحتی کتابت)
- ۷۔ دکنی اور دکنیات پاکستانی ایڈیشن
- ۸۔ دکنی غزل کی نشوونما
- ۹۔ دکنی کی تین متنویاں
- ۱۰۔ دکنی شاعری تحقیق و تنقید
- ۱۱۔ نظیر شناسی (بہ اشتراک پروفیسر اکبر علی بیگ)
- ۱۲۔ کلیات ایمان۔ (مرتبہ سیدہ ہاشمی) -  
ترمیم و اضافہ محمد علی اثر
- ۱۳۔ حرفِ غم دیدہ (شاعری)
- ۱۴۔ تحقیق نقوش
- ۱۵۔ جنوب کا شعر و ادب (مرتبہ)
- ۱۶۔ خامد درخامہ (مرتبہ)
- ۱۷۔ نوادرات تحقیق
- ۱۸۔ دکنی غزلوں کا انشخاب (مرتبہ)
- ۱۹۔ تذکرہ اردو مخطوطات (جلد اول)
- ۲۰۔ بنامِ علیم صبا نویدی (مرتبہ)
- ۲۱۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زور (مرتبہ)
- ۲۲۔ نعت رسول خدا
- ۲۳۔ مثنوی اشتیاق نامہ
- ۲۴۔ دیوان عبداللہ قطب شاہ (بہ اشتراک  
ڈاکٹر عطاء اللہ خاں)
- ۲۵۔ مقالات اثر (تحقیق)
- ۲۶۔ اصغر ویلوری فن اور شخصیت (مرتبہ)
- ۲۷۔ تذکرہ اردو مخطوطات جلد دوم و سوم زیر طبع
- ۲۸۔ انوارِ خطِ روشن

## مصنف کے بارے میں

محمد علی اثر

نام

والد کا نام : حکیم شیخ محبوب صاحب

تاریخ پیدائش : ۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء

قابلیت : ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی مخطوطہ شناسی کا

پوسٹ ایم۔ اے ڈپلوما۔

مصروفیت : پروفیسر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ

اعزازات : ۱۔ ایم۔ اے میں سب سے زیادہ نشانات

حاصل کرنے پر دو طلائی تمغے

۲۔ آندھرا پردیش، اتر پردیش، بہار، مغربی

بنگال اور راجستھان اردو اکیڈمی کی

جانب سے مختلف کتابوں پر ادبی انعامات۔

۳۔ اتلیاز میر ایوارڈ۔ میراکیڈمی لکھنؤ

۴۔ امریکن بائیوگرافیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

کی جانب سے Distinguished

Leadership Award.

۵۔ انٹرنیشنل Man of the Year

(1998) ایوارڈ (امریکہ)

سیروسف : امریکہ جون ۱۹۹۸ء

انگلینڈ دسمبر ۱۹۸۸ء

# مادہ ہائے تاریخ

چراغِ حرفِ حمد و نعت

۲۰۰۲ء

مجموعہ دلکش، رسالہ صنعتِ حمد و نعت

۲۰۰۲ء

تصنیف شاعر سخنِ کامل

۲۰۰۲ء

ادیب مکرم جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب اثر

۲۰۰۲ء

## قطعہ تاریخ

حمد و نعت کا ایک مجموعہ اور چھپا

شعری ادب میں ایک اضافہ اور ہوا

ذکرِ خدا کا حُبِ نبیؐ کا ہے آئینہ

قاری و سامع کا بھی ہوگا یہ کہنا

شاعر تو نے شعر کہے ہیں عمدہ تر

نعتیہ ”ماہیا“ اور ”ثلاثی“ واہ ہیں کیا

لکھے ہے شارقِ مادہ یہ تاریخ کا دیکھ

حمد و نعت کا خوب ہے یہ مجموعہ ترا

۲۰۰۲ء

تالیف شعر حقیقی از شارقِ جمال

۲۰۰۲ء

43

1-03